# قرآن کے فضائل

ڈاکٹر سیّد نوح

ترجمہ

میمونہ حمزہ

منشورات

# قرآن کے فضائل

ڈاکٹر سیّد نوح

ترجمہ
میمونہ حمزہ

منشورات

04232 / 8

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شب وروز گردش ہوتی رہی، دن مہینوں میں ڈھلتے رہے، اور ہمارے پاس ایک اور رمضان آ گیا۔ ذرا ہم اپنی حالت کا جائزہ تو لیں، کیا اس سال ہمارے لیے رمضان کی کوئی خاص اہمیّت ہے؟ یا یہ بھی گزرے ہوئے رمضانوں جیسا ہی ایک رمضان ہوگا۔ آج امت کے حالات پکار پکار کر کہہ رہے ہیں: ہم مسلمان ہیں۔ ایسے مسلمان جنھوں نے اپنے نفوس کو خوب ڈھیل دی، اور نفس شریر نے نہ صرف ہمارا گھیراؤ کر لیا بلکہ وہ ہمارے سر پر چڑھ بیٹھا۔ نفسِ امارہ تو برائی پر ہی اکساتا، اور خواہشات اور شہوات کی بندگی کرواتا ہے!! وہ حساب، پوچھ گچھ، یا جزا کی تیاری نہیں کرواتا، اور نہ اللہ عزّ وجل کی نگرانی محسوس ہونے دیتا ہے، جس طرح اسے محسوس کرنا مطلوب ہے۔

رشوت کا بازار گرم ہے، اس میں غریب اور امیر مما لک میں کوئی فرق نہیں، اور حدیث میں ہے: ''اللہ نے رشوت دینے والے، رشوت لینے والے اور ان کے درمیان واسطے کا کام کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے''۔ رائش دونوں کا درمیانی واسطہ ہے، اور یہ تینوں قسم کے لوگ اللہ کی رحمت سے دور پھینک دیے جاتے ہیں۔

حرام کھانا عام ہو گیا ہے، اور جدھر قدم اٹھائیں سود دینے والے ادارے موجود ہیں، حالانکہ حدیث میں ہے: ''اللہ نے لعنت فرمائی ہے سود کھانے والے، اس کے وکیل، اس کے کاتب، اس کے دونوں گواہوں پر'' یہ ہیں سود کے سبب ملعونوں کی پانچ اقسام، جو اللہ عزّ وجل کی رحمت سے دور پھینک دیے جاتے ہیں، ذرا سوچیے، اسے کھانے والے اور دوسروں کو سود

کھانے میں مدد دینے والے، اسے لکھنے والے، مدون کرنے والے اور گواہ، سب سود خور!!

نفرت، حسد، عداوت اور بغض نے ہم میں دوسری اقوام کی بیماریاں بھی منتقل کر دی ہیں، حدیث مبارکہ میں ہے: ''تم سے پہلی قوموں کے امراض رینگتے ہوئے تمھاری جانب آ جائیں گے، حسد، اور بغض۔۔۔'' جیسا کہ فرمان رسول ﷺ ہے۔

## گناہوں سے پاک ہونا

ایسے میں جب رمضان آ جاتا ہے اور نفس شہوات اور لذتوں کا اسیر بنا ہوتا ہے، اور نفس اللہ کی نگاہ کو محسوس نہیں کرتا، اور نہ عاقبت اور انجام کی پرواہ کرتا ہے، تو اس کی بڑی اہمیّت ہے، کیونکہ شیطان اس نفس کو ورغلاتا ہے اور اسے اللہ کے راستے سے بہت دور لے جاتا ہے، اور وہ اللہ کو چھوڑ کر اس کو ولی بنا لیتا ہے۔

**اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ط اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ط اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَo (المجادله ۱۹:۵۸)**

شیطان اُن پر مسلط ہو چکا ہے اور اُس نے خدا کی یاد اُن کے دل سے بھلا دی ہے۔ وہ شیطان کی پارٹی کے لوگ ہیں۔ خبردار رہو، شیطان کی پارٹی کے لوگ ہی خسارے میں رہنے والے ہیں۔

اور رمضان اپنی فطرت کے اعتبار سے عیوب سے چھٹکارا حاصل کرنے میں ہماری مدد کرتا ہے۔ کیا یہی کافی نہیں ہے کہ وہ دوسری اطاعتوں کی مانند اللہ کے احکام کے سامنے ہمیں جھکنا اور فرمانبرداری کرنا سکھاتا ہے، اگرچہ ہم اس کی حکمت اور سبب بھی نہ جانتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ط(البقره ۱۸۵)** ''لہٰذا اب سے جو شخص اِس مہینے کو پائے، اُس کو لازم ہے کہ اس پورے مہینے کے روزے رکھے''، تو آپ یہ نہیں کہتے کہ کیوں؟ لوگوں کو بھوکا رکھ کر رب العزت کو کیا فائدہ حاصل ہوگا؟ یا ان کو ان کی بیویوں سے دور رکھ کر؟ اور اللہ کو اپنے رسول ﷺ کی زبان سے یہ کہلوا کر کیا فائدہ حاصل ہوگا کہ ہم

راتوں کو قیام کریں گے، اور ہم نیکی اور بھلائی کے اعمال بڑھائیں گے؟ ہم کبھی بھی یہ نہیں کہتے کہ اس سے اللہ کو فائدہ ہوگا، ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ ''**سمعنا و أطعنا**'' یعنی ہم نے سنا اور اطاعت کی، اور جس روز اس امت نے **سمعنا و أطعنا** کہنا شروع کر دیا تو یہی اس کی کامیابی اور کامرانی کی ابتدا ہوگی۔

یہی بات ہم روزے، زکوۃ اور نماز اور ہر خیر اور معروف کے کام کے لیے کہتے ہیں۔ ہم شراب کیوں نہیں پیتے؟ اس کے جواب میں ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ نقصان دہ ہے، بلکہ اس لیے کہ اسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔ ہم سود کیوں نہیں کھاتے؟ ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ گھروں کو برباد کر دیتا ہے، ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ کیونکہ اسے اللہ نے حرام کیا ہے۔

## عمل میں اخلاص

صرف رمضان ہی وہ مہینہ ہے جس میں انسان اپنے اعمال پر نظر رکھنا سیکھتا ہے، اور اللہ تعالی خوب آگاہ ہے کہ وہ اپنے اعمال کی کس قدر نگہبانی کرتا ہے، کیونکہ اللہ ہر وقت اس کے ساتھ ہوتا ہے، حتی کہ اگر کوئی پولیس بھی تفتیش کرنا چاہے کہ سارا دن اس نے کچھ کھایا ہے یا نہیں، تو وہ نہیں جان سکتا، اور اس کی خبر صرف اس کے مالک کو ہے۔ اسی لیے اس (روزے) کی قیمت بھی یہ ہے کہ: ''ابنِ آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے، سوائے روزے کے، کیونکہ وہ (خالص) میرے لیے ہے اور میں اس کی جزا دوں گا۔'' اللہ عزوجل کی نگاہ محسوس کرنا تا کہ اس کا ثمر واضح ہو جائے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''پس جس روز تم میں سے کوئی شخص روزہ رکھے، تو اس روز نہ شہوت کی کوئی بات کرے اور نہ شور و غل کرے، اور اگر اسے کوئی شخص گالی دے یا اس سے لڑائی کرے، تو وہ اس سے کہہ دے، کہ میں تو روزے سے ہوں'' میں کسی کمزوری کی بنا پر تمھیں جواب دینے سے نہیں رک رہا، اور نہ مجھے تم سے کوئی خوف لاحق ہے، بلکہ میں تو اس جدوجہد کی حفاظت کر رہا ہوں کہ کہیں وہ رائیگاں نہ چلی جائے، اور میں تو اس پھل کی حفاظت کر رہا ہوں جو مجھے ملنے والا ہے۔ میں اللہ کے حکم کا پابند ہوں، میں اپنے اعصاب پر قابو رکھنا چاہتا ہوں کو کنٹرول

کرنے حریص ہوں، اورنفسِ امارہ پر قابو پانے کا، جو برائی پر اکساتا رہتا ہے، جونفسِ شریر ہے۔

''پس جس روز تم میں سے کوئی شخص روزہ رکھے، تو اس روز نہ شہوت کی کوئی بات کرے اور نہ شور وغل کرے، اور اگر اسے کوئی شخص گالی دے یا اس سے لڑائی کرے، تو وہ اس سے کہہ دے، کہ میں تو روزے سے ہوں'' جیسا کہ فرمانِ رسول اللہ ﷺ ہے۔

## نیکی اور خیر کے دروازے

ہمیں مزید کس چیز کی ضرورت ہے؟ نیکی اور خیر کے دروازوں کی ۔۔ ہم قیام اللیل کر سکتے ہیں، صبح وشام کے اذکار کر سکتے ہیں، اور ہمارے پاس تلاوتِ قرآن مجید کرنے کا موقع ہے، ہم زکوۃ ادا کر سکتے ہیں، اور اگر اس وقت ہم اپنی زکوۃ نکالتے ہیں، تو ہمارے پاس لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کا موقع ہے، ہم اعتکاف میں بیٹھ سکتے ہیں، اور مزید ۔۔ مزید ۔۔ ہمارے لیے بہت سے اعمال ہیں، جو کس چیز کا سبب بن سکتے ہیں؟ یہ ہمارے لیے دعا کی قبولیت کا سبب بن سکتے ہیں، پس اللہ تعالی فرماتا ہے: فَاذْكُرُوْنِيٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنَ (البقرۃ ۲:۱۵۲) ''پس تم مجھے یاد رکھو، میں تمھیں یاد رکھوں گا، اور میرا شکرادا کرو کفرانِ نعمت نہ کرو'' اور نبی اکرم ﷺ نے ابن عباسؓ سے فرمایا: ''اے لڑکے، اللہ کو یاد رکھو، وہ تمھیں یاد رکھے گا۔'' ہم رمضان میں آگے بڑھ کر اللہ کی حدود، اور اس کی شریعت کی حفاظت کا اہتمام کرتے ہیں، اور جب ہمارا مولی سبحانہ وتعالی ہمارے ساتھ کھڑا ہوتا ہے جب ہم اس کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہیں، وہ ہماری ہر پکار کو قبولیت بخشتا ہے، وہ مظلوموں کے حق میں ہماری دعائیں سن لیتا ہے، اور ان لوگوں کو نصرت عطا کرنے کی دعاؤں کو بھی شرفِ قبولیت عطا فرماتا ہے، جن پر اہلِ زمین ٹوٹ پڑے ہیں، اور ان کو کچا چبا جانا چاہتے ہیں، اور دوسروں کو رسوا کرنا چاہتے ہیں، حالانکہ وہ انھیں زیر نہ کر سکیں گے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے، اگر تمام انسان بھی تم سے منہ موڑ لیں؛ تو میں تمھاری ضرور مدد کروں گا، اور بندوں کی مدد کرنا میرے لیے کچھ بھی مشکل نہیں ہے: سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ (الانفال ۸:۱۲) ''میں ابھی

ان کافروں کے دلوں میں رعب ڈالے دیتا ہوں''، اور میں فرشتے اتاروں گا۔

## خصوصی عنایات

رمضان کے بہت سے معانی ہیں، رب العزت نے اس میں ہمارے لیے یہ معانی بھی رکھے ہیں کہ وہ جنت کے دروازے کھول دیتا ہے، اور کوئی بھی عمل آپ کو جنت میں داخل کروادے گا، اور جہنّم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں، اور یوں جہنّم میں داخل ہونا مشکل ہوجاتا ہے، اور شیاطین جکڑ اور دھتکار دیے جاتے ہیں، اب صرف شیاطین اِنس رہ جاتے ہیں، اورتم ان سے کبھی نہ ڈرو: ''فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (آل عمران ۱۷۵) ''تم انسانوں سے نہ ڈرنا، اور مجھ سے ڈرنا اگرتم حقیقت میں صاحبِ ایمان ہو۔'' اس طرح اللہ تعالی ہمیں ماہِ رمضان کی خصوصی عنایات گنواتا ہے تاکہ ہم اس مہینے کی فرصت کو غنیمت جانیں، اور جو کچھ چوک گیا اسکا بدل لانے کی کوشش کریں، ہم اپنی سیرت پر توجہ دیں، جسے فطرتِ سلیمہ کی سیرت ہونا چاہیے:

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ط فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ط لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ط ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَo (الروم۳۰:۳۰)

پس (اے نبی اور اس کے پیرو) یک سو ہوکر اپنا رخ اس دین کی سمت میں جما دو، قائم ہو جاؤ اس فطرت پر جس پر اللہ نے انسانوں کو پیدا کیا ہے، اللہ کی بنائی ہوئی ساخت بدلی نہیں جاسکتی، یہی بالکل راست اور درست دین ہے، مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔

ہم اسی حدیثِ رسول ﷺ کو دہراتے ہیں: ''پس جس روز تم میں سے کوئی شخص روزہ رکھے، تو اس روز نہ شہوت کی کوئی بات کرے اور نہ شور وغل کرے، اور اگر اسے کوئی شخص گالی دے یا اس سے لڑائی کرے، تو وہ اس سے کہہ دے، کہ میں تو روزے سے ہوں''۔

رمضان آیا ہی چاہتا ہے، ہمیں اس کے استقبال کی تیاری کرنی چاہیے، اور اس تیاری کا آغاز توبہ سے ہونا چاہیے، محاسبہء نفس کی استعداد پیدا کرنی چاہیے، اور برائیوں، گناہوں اور

نافرمانیوں سے رک جانے کی استعداد پیدا کرنی چاہیے،خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے، ظاہری ہوں یا پوشیدہ، اور غلط کاریوں کو جس قدر ممکن ہو ترک کر دینا چاہیے۔۔اور پکا عزم کرلیں کہ ان نافرمانیوں کی جانب پھر نہ پلٹیں گے، اگر چہ ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے۔

دوسرا قدم: ٹھنڈی سانس لے لیں، ہم ان شاءاللہ اس رمضان سے بھرپور فائدہ اٹھائیں گے، اور فائدہ ہماری عمر کے ہر لحہ میں جاری رہے گا، ہمیں اللہ عزوجل نے جتنے بھی وسائل دیے ہیں اور جو مال عطا کیا ہے ہمیں اس کے ذریعے فائدہ اٹھائیں گے، اس طرح ہمیں امید ہے کہ ہم رمضان سے بہترین نفع پا سکیں گے۔

## محاسبہ کے نکات

ہمیں اس ماہِ کریم میں داخل ہونے سے قبل محاسبے کے کچھ نکات طے کرنا چاہیے، اور کچھ امور کا جائزہ لے لینا چاہیے:

پہلا نکتہ: روزہ، نماز، قرآن کریم، صبح وشام کے اذکار، استغفار اور توبہ۔

دوسرا نکتہ: نفس کے حقوق، ذرا دیکھیے آپ بقدرِ ضرورت ہی کھاتے ہیں، یا ہر قسم کے کھانے اور پینے کے لیے تیار رہتے ہیں۔

تیسرا نکتہ: والدین کے حقوق، ذرا اندر دیکھیے، آپ کے نامہ اعمال میں فرمانبرداری ہے یا نافرمانی؟! اگر یہاں پر نافرمانی ہے تو آپ اس کا تدارک کیسے کریں گے؟!

چوتھا نکتہ: گھر والوں اور اولاد کے حقوق، آپ اپنی اولاد کے حقوق کی ادائیگی کا اہتمام کرتے ہیں یا نہیں؟! اور آپ اپنی بیوی (یا شوہر) کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں یا نہیں؟!

پانچواں نکتہ: رشتہ دار اور رحم کے رشتے، کیا آپ ان سے صلہ رحمی اور نیکی کرتے ہیں یا نہیں؟!

چھٹا نکتہ: مسلمان یا غیر مسلم پڑوسی، کیا آپ ان کے حقوق ادا کرتے ہیں؟ اور کہیں ان سے زیادتی تو نہیں کرتے یا انھیں تنگ تو نہیں کرتے؟

ساتواں نکتہ: ہمارے دشمنوں کا بھی ہم پر حق ہے کہ ہم انھیں نصیحت کریں، اور اگر وہ ہم

سے لڑائی نہیں کر رہے لیکن دشمنی پر قائم ہیں تو بھی ہم انھیں تکلیف نہ دیں، اور اگر وہ ہمیں اذیت دیتے ہیں تو ہم اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کردیں، اور ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے۔

آٹھواں نکتہ: جمادات کا حق، اپنی گاڑی اور دوسری چیزوں کا حق۔۔آپ ان کا خیال رکھتے ہیں، گاڑی میں ''پٹرول'' بھروا کر رکھتے ہیں، اس کی مرمت بروقت کرواتے ہیں، کیا آپ اپنے گھر کی صفائی اور دیگر معاملات کا خیال رکھتے ہیں یا نہیں؟!

نواں نکتہ: آپ پر اسلام کا حق، کیا آپ اسلام کا اسی طرح خیال رکھتے ہیں جیسے اپنی اولاد کا خیال رکھتے ہیں؟ اللہ کی قسم اگر ہم اسلام کا خیال بھی اپنی اولاد کی طرح رکھیں گے تو اسلام کی شان بہت عظیم ہو جائے گی۔

دسواں نکتہ: ہر اس شخص کا حق ادا کرنا جس کا ہم پر حق ہے، نبی اکرم ﷺ کا ہم پر حق ہے کہ ہم ان کی سنت کا اتباع کریں، اور ان کی سیرت کے بارے میں جانیں، اور ان کے پیچھے چلیں۔

المجتمع، الھ،،۱۹۶۳۔۲۹ شعبان ۱۴۳۲ھ، ۳۰۔۷۔۲۰۱۱ء

❖❖❖

ہم سب جانتے ہیں کہ قرآن کتاب حیات ہے، اللہ تعالی کے قول کی دلیل:

**اَوَ مَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِى النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِى الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○**
**(الانعام ۶:۱۲۲)**

کیا وہ شخص جو پہلے مردہ تھا، پھر ہم نے اُسے زندگی بخشی اور اس کو وہ روشنی عطا کی جس کے اُجالے میں وہ لوگوں کے درمیان زندگی کی راہ طے کرتا ہے اُس شخص کی طرح ہوسکتا ہے جو تاریکیوں میں پڑا ہوا ہو اور کسی طرح اُن سے نہ نکلتا ہو؟ کافروں کے لیے تو اسی طرح ان کے اعمال خوشنما بنا دیے گئے ہیں۔

اور اللہ عزوجل کا فرمان:

**يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ○(الانفال ۸: ۲۴)**

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پکار پر لبیک کہو جبکہ رسول ﷺ تمھیں اس چیز کی طرف بلائے جو تمھیں زندگی بخشنے والی ہے، اور جان رکھو کہ اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے اور اسی کی طرف تم سمیٹے جاؤ گے۔

پس قرآن اللہ کا کلام ہے، اور اللہ عزوجل کی روح سے ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا:

**وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِىْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِىْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهْدِىْۤ**

اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍo (الشوری ۴۲:۵۲)
اور اسی طرح (اے نبی) ہم نے اپنے حکم سے ایک روح تمھاری طرف وحی کی ہے، تمھیں کچھ پتا نہ تھا کہ کتاب کیا ہوتی ہے اور ایمان کیا ہوتا ہے، مگر اس روح کو ہم نے ایک روشنی بنا دیا جس سے ہم راہ دکھاتے ہیں اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں، یقیناً تم سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کر رہے ہو۔

ہماری زندگیوں میں قرآن کا کیا کردار ہے، اس پر طویل گفتگو ہو سکتی ہے، لیکن ہم یہاں اپنی گفتگو فضائل قرآن اور زندگی میں اس کے اثرات تک محدود رکھیں گے۔

قرآن کریم کی تلاوت، حفظ، اس کی فہم اور اس پر عمل کے بہت فوائد ہیں، ان میں سے چند کا ذکر کرتے ہیں:

پہلا فائدہ: اگر قرآن پڑھنا آدمی کے لیے مشکل اور دشوار ہو تو اس کے لیے دو اجر ہیں، اور اگر وہ اس کے لیے سہل ہے، تو وہ روشن چہروں والے معزز نیکوکار لوگوں کے ہمراہ ہوگا۔

حدیث میں ہے: ''جو شخص قرآن کی تلاوت کرتا ہے، وہ اس کا ماہر ہے تو وہ روشن چہرے والے معزز نیکوکار لوگوں کے ہمراہ ہوگا، اور جو شخص قرآن اٹک اٹک کر پڑھتا ہے، اور اس کا پڑھنا اس پر دشوار ہے، تو اس کے لیے دو اجر ہیں''۔

دوسرا فائدہ: جو لوگ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں، ان کے دل سکینت اور اطمینان، اور امن اور امان سے آباد رہتے ہیں، اور جو اس کی تلاوت نہیں کرتے ان کے دل ویران رہتے ہیں۔

حدیث میں ہے: ''جس کے اندر قرآن کا کوئی حصّہ بھی (محفوظ) نہیں وہ ویران گھر کی مانند ہے''۔

ہمیں اسے حفظ کرنے کی اشد ضرورت ہے خواہ وہ کم سے کم یا زیادہ سے زیادہ کوئی حصّہ ہو کیونکہ کبھی ایسا وقت بھی آ سکتا ہے کہ کسی وجہ سے ہمیں مصحف قرآنی میسر نہ ہو۔

''ابن تیمیہ'' کو جب قید خانے میں ڈالا گیا، ان کو کتابوں سے محروم کر دیا گیا، حتیٰ کہ مصحف بھی ساتھ رکھنے سے منع کر دیا گیا۔ قرآن ان کے سینے میں محفوظ تھا، اور وہی ان کا نور تھا۔ انھوں

نے قید خانے میں ۸۰ مرتبہ قرآن کریم ختم کیا، اوران کی زندگی کا اختتام بھی اسی کی خوشخبری سے ہوا، انھوں نے آخری لمحات میں سورہ القمر کی آخری آیات پڑھیں جن میں ان کے لیے بشارت تھی:

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ o فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ o

(القمر ۵۴:۵۴-۵۵)

بلاشبہ متقین باغوں اور نہروں میں ہوں گے، سچّی عزت کی جگہ، بڑے ذی اقتدار بادشاہ کے قریب۔

تیسرا فائدہ: جو لوگ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں، اللہ ان کے گھروں میں وسعت عطا فرماتا ہے اوران کی حفاظت فرماتا ہے، ملائکہ ان میں حاضر ہوتے ہیں، اور شیاطین وہاں سے چلے جاتے ہیں۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیث مرفوع ہے: ''ایسا گھر اس کے رہنے والوں پر کشادہ ہو جاتا ہے، ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں اور شیاطین وہاں سے چلے جاتے ہیں، اس میں بھلائیاں بڑھ جاتی ہیں کیونکہ اس میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے''۔

چوتھا فائدہ: یہ قرآن قیامت کے روز اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کروائے گا، اور اسے کرامت کا زیور پہنائے گا۔

حدیث میں ہے: ''بلاشبہ یہ قرآن قیامت کے روز اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کروائے گا، قرآن کہے گا: اے رب اسے عزت وافتخار کا زیور پہنا، تو وہ اسے عزت و وقار کا زیور پہنائے گا۔ پھر وہ کہے گا، اے رب اسے عزت و وقار کا لباس پہنا، تو وہ اسے عزت ووقار کا لباس پہنائے گا۔ پھر وہ کہے گا: اے رب اسے عزت کا تاج پہنا، تو وہ اسے عزت کا تاج پہنائے گا۔ پھر وہ کہے گا، اے رب اس سے راضی ہو جا، کیونکہ تیری رضا کے بعد کوئی چیز باقی نہیں رہی''۔

پانچواں فائدہ: تین سورتوں کی تلاوت کرنا اس سے بھی بڑا ہے کہ آدمی کے گھر میں تین موٹی اونٹنیاں ہوں (دودھ والی)، جو اسے ہدیے میں دی جائیں۔

اور حدیث میں ہے: کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اسے تین دودھ دینے والی موٹی

اونٹنیاں ملیں؟ وہ بولے ''ہاں، یارسول اللہ ﷺ، پس فرمایا: ''تم میں سے جو کوئی بھی تین آیات تلاوت کرے گا، اس کے لیے وہ سب سے بہتر ہیں''۔

چھٹا فائدہ: حدیث میں ہے کہ قرآن پڑھانے اور سیکھنے والے، دونوں پر فرشتے رحمت بھیجتے ہیں حتی کہ وہ سورۃ مکمل کرلیں، لہٰذا تم میں سے جو کوئی بھی قرآن پڑھ رہا ہو وہ آخری دو آیتیں ذرا ٹھہر کر پڑھے، تا کہ وہ تلاوت اس وقت ختم کرے جب فرشتے اس پر اور سننے والے پر رحمت بھیج چکے ہوں''۔ یعنی وہ دو آیتیں چھوڑ دے تا کہ فرشتے اس پر رحمت بھیجتے رہیں، پھر وہ دوسری سورۃ شروع کرے۔

اس میں بعض مقامات پر اضافہ ہے کہ قاری اور سننے والے ہر سورۃ سے دو آیتیں چھوڑ دیں، اور سورۃ مکمل نہ کریں تا کہ فرشتے رحمت کی دعائیں مانگتے رہیں، اور ان کے لیے مغفرت کی دعائیں مانگتے رہیں، اور پورے مصحف کی اسی طرح تلاوت کی جائے۔۔ اور مکمل کرتے وقت چھوڑی ہوئی آیات تلاوت کر لی جائیں، اور اس کی حکمت یہ ہے کہ فرشتے اتنی دیر آپ کے لیے معفرت کی دعائیں مانگتے رہیں گے اور رحمت بھیجتے رہیں گے۔

ساتواں فائدہ: اللہ تعالی اس دل کو عذاب نہیں دے گا جس میں قرآن موجود ہے (یعنی اس نے حفظ کیا اور اس پر عمل کیا)۔ حدیث مبارکہ میں ہے: ''قرآن پڑھو، اور تمھیں یہ معلق صحیفے کسی دھوکے میں نہ ڈال دیں، کیونکہ اللہ کسی ایسے دل کو عذاب نہ دے گا جس میں قرآن محفوظ ہو''، یعنی تم کبھی بھی تلاوتِ قرآنِ پاک سے بے پروا نہ ہو جاؤ، اور تمھارے ہاتھوں میں موجود صحیفے تمھیں کسی دھوکے میں نہ مبتلا کر دیں، بلکہ ان سے اپنے دلوں کو بھرلو، اور انھیں اپنی زبانوں پر جاری کرلو۔۔ اور ہمیں قرآن حفظ کرنا چاہیے، اور ہر وقت مصاحف ہی میں نہیں دیکھنا چاہیے، بلکہ ہم تھوڑا تھوڑا کر کے حفظ کرتے رہیں اور پھر کبھی وہ دن بھی آئے کہ ہم مصحف کے محتاج نہ رہیں۔

آٹھواں فائدہ: اہل قرآن لوگوں میں سب سے افضل ہیں، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''تم میں سب سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور اس کی تعلیم دی''۔

نواں فائدہ: دوگنا اجر، پس حدیث شریف میں ہے: ''جو شخص قرآن کی تلاوت کرے اور وہ اسے نہ سمجھتا ہو، تو اسے ہر حرف (کی ادائیگی) پر ایک نیکی ملے گی، اور وہ دس نیکیوں کے برابر ہوگی، اور اگر وہ اس کے کچھ حصّے کو سمجھتا ہے اور کچھ کو نہیں، تو اسے ہر حرف کے بدلے ایک نیکی ملے گی جو بیس نیکیوں کے برابر ہوگی، اور اگر وہ اسے مکمل طور پر سمجھتا ہے تو اسے ہر حرف کے بدلے ایک نیکی ملے گی جو تیس نیکیوں کے برابر ہوگی''۔

ایک اور حدیث ہے: ''جس نے کتاب اللہ سے ایک حرف پڑھا تو اسے ایک نیکی ملے گی جو دس نیکیوں کے برابر ہوگی، میں الم کو ایک حرف نہیں کہتا، بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف اور میم ایک حرف ۔۔''

دسواں فائدہ: رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: جس نے اللہ کی کتاب سے ایک آیت سنی، وہ اس کے دل میں نور پیدا کرے گی'' وہ نور جو حق اور باطل میں فرق پیدا کرتا ہے، اور وہ اس کے چہرے کا نور ہے، اور قیامت کے روز (پل) صراط پر نور ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٥ (التحريم٦٦:٨)

ان کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا اور وہ کہہ رہے ہوں گے کہ اے ہمارے رب ہمارا نور ہمارے لیے مکمل کر دے اور ہم سے درگزر فرما، تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے:

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۗ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ٥ (الحديد ٥٧: ١٢)

اس روز جبکہ تم مومن مردوں اور عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نور ان کے آگے آگے اور ان

کے دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا۔ (ان سے کہا جائے گا کہ) ''آج بشارت ہے تمھارے لیے''۔جنتیں ہوں گی جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی،جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔یہی ہے بڑی کامیابی۔

گیارھواں فائدہ: یہ ہر بیماری سے شفا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''فاتحہ الکتاب (سورۃ الفاتحہ) میں ہر بیماری کی شفا ہے''۔یہ شفاء کیسے ہے؟

یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جب بندہ اسے پڑھے تو اسے عملاً شفا مل جائے، یا اسے ایسی چیز کی جانب رہنمائی مل جائے جس سے اسے شفا نصیب ہو جائے،یعنی ایسا ڈاکٹر جو اس کے لیے شفا کا سبب بن جائے۔۔ میں نے خود اپنے ایک بھائی کو دیکھا جو متحدہ عرب امارات میں وزیر عدل تھا،اس کے پیٹ میں ایسا درد رہتا کہ اسے کسی بھی وقت آرام محسوس نہ ہوتا۔اس نے بتایا کہ ابن قیم کے حوالے سے پڑھا کہ: ''اگر سورۃ الفاتحہ کو سات مرتبہ آبِ زمزم پر پڑھا جائے، اور بندہ اسے یقین کے ساتھ پیے تو اسے ہر بیماری سے شفا مل جائے گی''۔

اس میں یقین بے حد ضروری ہے، کہ شفا دینے والے اللہ ہے، نہ کہ سورۃ الفاتحہ، بلکہ وہ اللہ کی جانب سے ہے۔

انھوں نے بتایا کہ انھوں نے ایسا ہی کیا،اس کے بعد کبھی درد کی شکایت محسوس نہیں ہوئی۔

بارھواں فائدہ: وہ اپنے پڑھنے والے کو شیطان سے دور رکھتا ہے۔

حدیث مبارکہ میں ہے: ''جس گھر میں سورۃ البقرہ پڑھی جاتی ہے شیطان اس سے نکل جاتا ہے اور وہ اس کے لیے بجلی یا چمک ثابت ہوتی ہے''یعنی خوفزدہ ہو کر رعب سے چلا جاتا ہے۔ ہمیں اسی نیت سے اسے پڑھنا چاہیے کہ شیطان گھر سے نکل جائے۔

اور دوسری روایت میں ہے: ''جس نے سورۃ البقرہ کے آغاز سے چار آیات،آیۃ الکرسی، اس کے بعد کی دو آیات اور سورۃ البقرہ کی آخری تین آیات پڑھیں،تو اس روز شیطان اس کے اور اس کے گھر والوں کے قریب نہیں پھٹکتا، اور نہ ایسی چیز جسے وہ ناپسند کرتا ہو، اور مجنون کے

مرض میں افاقے کا سبب بنتی ہے، الا یہ کہ اللہ کی قضا اس کے لیے کوئی فیصلہ کر چکی ہو"۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: "سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران سیکھو، کیونکہ یہ دونوں سورج اور چاند کی مانند ہوں گی، اور یہ دونوں قیامت کے دن اپنے ساتھی پر بادل کی مانند سایہ کیے ہوئے ہوں گی"۔

ان کے معنی سیکھو: ان کی تلاوت کرو، انھیں حفظ کرو اور سمجھو۔

"اور بلاشبہ قرآن اپنے ساتھی سے قیامت کے روز ملے گا۔ جس وقت قبر شق ہوگی اور وہ زرد چہرہ لیے باہر نکلے گا، تو وہ اس سے پوچھے گا: کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ تو وہ کہے گا: میں تمھیں نہیں پہچانتا، تو وہ کہے گا: میں تیرا ساتھی قرآن ہوں، جس نے نصف النہار میں تیری پیاس بجھائی تھی، اور میں تیرے رت جگوں کا ساتھی ہوں، اور ہر تاجر اپنی تجارت کے پیچھے ہوتا ہے، اور تو بھی آج اپنی تجارت کے ساتھ ہوگا۔ پھر اس کے دائیں ہاتھ میں بادشاہت دی جائے گی، اور بائیں ہاتھ میں ہمیشگی، اور اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا، اور اس کے والدین کو ایسا زیور پہنایا جائے گا جو اہلِ دنیا میں سے کسی نے نہ پہنا ہوگا، وہ دونوں (حیرت) سے پوچھیں گے: ہمیں یہ کیوں پہنایا گیا؟ تو ان دونوں سے کہا جائے گا: اپنے بیٹے کو قرآن سکھانے پر، پھر اس شخص (بیٹے) سے کہا جائے گا: پڑھتا جا اور جنت کے زینے پر چڑھتا جا، اور اس کے بالا خانوں پر، اور وہ ہمیشہ بلندیوں کی جانب رہے گا، خواہ ایسے ہی پڑھے یا ترتیل سے پڑھے"۔

تیرھواں فائدہ: وہ دجال سے محفوظ رہے گا۔

حدیث مبارکہ میں ہے: "جو سورۃ الکھف کی آخری آیات یا شروع کی آیات یا پوری سورۃ پڑھے گا، وہ دجال سے محفوظ رہے گا"۔

کیونکہ اس میں توحید کی دعوت ہے، اور اللہ کے راستے میں تحمل اختیار کرنے کی تعلیم ہے، اور اسے جمعہ کے روز غروب تک پڑھا جا سکتا ہے۔۔

حدیث میں ہے: جو شخص سورۃ الکھف جمعہ کو پڑھے گا، تو وہ اس شخص اور بیتِ عتیق کے درمیان نور کر دے گی"۔

چودھواں فائدہ: وہ اس کے لیے کم از کم جنت میں محل بنائے گا اور زیادہ سے زیادہ کی کوئی حد نہیں۔

حدیث شریف میں ہے جسے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قل ھو اللہ احد دس مرتبہ پڑھا اس کے لیے جنت میں تین محل بنا دیے جائیں گے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا اے اللہ کے کے رسول، پھر تو ہمارے محل بہت زیادہ ہو جائیں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ہاں اس سے بھی بہت زیادہ ہے''۔

اس کے خزانے بہت وسیع ہیں، جس کی وسعت کی کوئی حد نہیں۔۔دس بار میں ایک محل، بیس میں دو محل، اور تیس بار میں تین محل۔

المجتمع، العدد ۱۹۶۴، ۶ رمضان ۱۴۳۲ھ، ۶۔۸۔۲۰۱۱ء

❖❖❖